صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

منگل 21 جولائی 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 21 جولائی 2015ء............ 1436 ہجری 21 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 164

قرآں کتاب رحماں

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ بھی تلاوت جاری رکھیں: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ حافظ قرآن جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتا ہے، ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں اور وہ شخص جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتا ہے اور بار بار دُہرا کر یاد بھی کرتا ہے، حالانکہ ایسا کرنا اس کے لئے دشوار ہو تو ایسے شخص کے لئے دوہرا ثواب مقدر ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ عبس حدیث نمبر 4556)

پڑھ کر تلاوت: حضرت عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم کی زبانی تلاوت انسان کے ایک ہزار درجات بلند کرتی ہے جبکہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے سے تلاوت کرنے والے کے دو ہزار درجات بلند ہو جاتے ہیں۔

(شعب الایمان ، التاسع عشر ، باب فی تعظیم القرآن، جزء 2 صفحہ 407)

یہ اس زمانہ کا حکم ہے جب قرآن کتابی شکل میں موجود بھی نہیں تھا۔ اس لئے اس میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ آئندہ زمانوں میں قرآن کثرت سے لکھا جائے گا اور سب سے زیادہ پڑھا جائے گا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھوں سے بھی عبادت میں حصہ لیا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کیسے ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا آنکھوں سے قرآن کو دیکھنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائبات کو سمجھنا۔

(العظمۃ جلد 1 ص 226 حدیث نمبر 12)

دوسرے سے قرآن سننا: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک بار بہت غریب اور مفلوک الحال صحابہؓ کی مجلس میں تشریف لے گئے جو ایک قاری سے قرآن سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کے ساتھ مجھے مل بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی القصص حدیث نمبر: 3181)

رسول اللہؐ نے ایک دفعہ ایک صحابی سے فرمایا کہ خدا نے تمہارا نام لے کر حکم دیا ہے کہ تم مجھے قرآن سناؤ۔ چنانچہ اس سے قرآن سنا اور اپنی ذمہ داریوں کے ذکر پر آبدیدہ ہو گئے۔ (بخاری)

تدبر قرآن: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تنقضی عجائبہ۔

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 95 اتقان جلد 2 صفحہ 177 نوع 72 مطبوعہ مصر 1278ھ (مطبوعہ حیدر آباد دکن)

یعنی قرآن کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا: کوئی شخص تفقہ فی الدین میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی نظر قرآن کے کثیر پہلوؤں تک نہ پہنچے۔

(البرھان فی علوم القرآن جلد 1 صفحہ 103۔ الامام بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی ، مطبوعہ مصر 1376ھ 1957ء)

امام سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ ایک ہی جماعت ہے عالم میں جو ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ جماعت احمدیہ ...... ایک ہی جماعت ہے جو ایک سو چالیس ملکوں میں پھیلی ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے۔ ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدی احباب کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تکلیف کسی احمدی کو خواہ پاکستان میں پہنچے، خواہ بنگلہ دیش میں، ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں اس تکلیف کی جب بھی خبر دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو یوں محسوس کرتی ہے کہ ہماری ہی تکلیف ہے۔ اور عجیب اتفاق ہے۔ اتفاق تو نہیں یعنی خدا کی تقدیر کا ایک حصہ ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتا ہوں جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے۔ اور ہر ایسے موقعہ پر تعزیت کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے اس بات پر مقرر کئے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں۔ چنانچہ اسیران راہ مولا کے معاملے میں مسلسل، ہمیشہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ مجھ سے ہمدردی کرتے رہے۔ فکر کا اظہار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مائیں اپنے بچوں کے حوالے سے لکھتی رہیں کہ جب آپ ان کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے تو ہمارے بچے بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک ماں نے لکھا کہ بچہ رو پڑا، اس نے رومال نکالا، دوڑا دوڑا گیا۔ میرا ذکر کر کے کہ ان کے آنسو پونچھوں۔ اب یہ جو واقعہ ہے یہ اللہ کے اعجاز کے سوا ممکن نہیں ہے۔ اس مادہ پرست دنیا میں کوئی ہے تو دکھائے کہاں ایسی باتیں ہیں۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اعجاز ہے۔''

(خطبہ جمعہ 24/جون 1994ء
مطبوعہ روزنامہ الفضل 25 جولائی 1994ء)

☆☆............☆............☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 19 جون 2015ء

س: حضور انور نے جمعہ اور رمضان کے بارہ میں آنحضرتؐ کے کس ارشاد کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ پس آج کا دن بے شمار برکتوں سے شروع ہونے والا دن ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کی اہمیت کے بارے میں یہ خبر دی اور ہمیشہ کیلئے یہ خبر ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مومن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔ اور پھر رمضان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

س: رمضان المبارک کی رحمتوں اور فضلوں کو جذب کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی شرائط بیان فرمائیں ہیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مؤمنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بعض شرائط بیان فرمائیں کہ نہ ہی ان دنوں میں بیہودہ باتیں ہوں نہ شور وشر ہو نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہو۔ ہر برائی کے جواب میں روزے دار کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ میں روزے دار ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی خاطر ان تمام شرور سے بچتا ہوں۔

س: حضور انور نے قبولیت دعا اور رمضان کے تعلق میں کون سی آیت بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو بتادے کہ میں ان کے پاس ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

(سورۃ البقرہ آیت 187)

س: حضور انور نے رمضان المبارک کے دنوں میں کس اہم دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا انسان کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تا کہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلانے والا ہو۔ میں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہو جاؤں۔

س: حضور انور نے لفظ ''رشد'' کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! **لعلھم یرشدون**۔ تا کہ رشد حاصل کرو۔ رشد کا مطلب ہے صحیح اور سیدھا راستہ، صحیح عمل اور رہنمائی کا راستہ، صحیح اخلاق، عقل وذہانت کی بلوغت اور صحیح راستے پر اس کا استعمال اور اپنی اس حالت میں ہمیشگی اور پختگی حاصل کرنا۔

س: اللہ تعالیٰ کا کامل عبد بننے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا نصائح بیان فرمائی ہیں؟

ج: فرمایا! رمضان بے شمار برکتوں کا مہینہ ہے لیکن یہ برکتیں انہیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کریں اور ایمان میں بڑھیں۔ اگر صرف یہی نیت ہے کہ رمضان کے جمعوں پر باقاعدگی اختیار کر لو اور بعد میں چاہے عبادتوں کی طرف توجہ ہو یا نہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول نہ کرنا ہے اور ایمان میں کمزوری دکھانا ہے۔ اور اگر یہی حالت ہے اس طرح کی کمزور حالت تو پھر ہمیں خدا تعالیٰ سے یہ شکوہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پس ایک حقیقی بندے کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ تو کبھی بھی دور نہیں وہ تو ہر جگہ اور ہر وقت ہے لیکن بندے کی اپنی حالت سے اس قربت کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب وہ خالص ہو کر غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے۔

س: خطبہ جمعہ میں لفظ تقویٰ کی کیا وضاحت بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! تقویٰ کیا ہے تقویٰ خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہے اور جب تک ہم میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت رہے گی ہماری کمزوریوں اور گناہوں کی بھی خدا تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا رہے گا اور ہم اس کی حفاظت میں رہیں گے سوائے اس کے کہ ہم گناہوں پر اتنے دلیر ہو جائیں خدا نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے مٹ جائے یا کسی کے دل سے بھی مٹ جائے لیکن اگر ہماری کمزوری کی وجہ سے گناہ سرزد ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور خشیت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے معنی ہی خدا تعالیٰ کی محبت کے ہیں۔ پس جب تک اس محبت کے اظہار ہم کرتے رہیں گے یا اپنے دل میں بھی اگر ہم رکھتے ہوں گے یہ محبت تو تباہی سے بچتے رہیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ سچی محبت ہو دھوکہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر دل میں بھی محبت ہے تو کبھی نہ کبھی اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اس محبت کی وجہ سے گرتے پڑتے اس کے حکموں پر ہم عمل کرتے رہیں گے تو خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں کی محبت کی غیرت رکھتا ہے وہ بندے کو پھر ضائع نہیں ہونے دیتا اور اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے لیکن اگر انسان جیسا کہ میں نے کہا بالکل ہی گناہوں پر دلیر ہو جائے اور تقویٰ کا بیج بالکل اپنے دل سے نکال کر ضائع کر دے تو پھر سزا ملتی ہے۔

س: توبہ کے مضمون کو سمجھانے کے لئے حضور انور نے کون سی مثالیں بیان فرمائیں ہیں؟

ج: فرمایا! اگر اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو کچھ دیر کے لئے ٹالتا بھی ہے تو اس مہربان ماں کی طرح جو بچے کی اصلاح کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے روٹھ جاتی ہے اور جب بچہ ماں کی محبت کی وجہ سے اس کی طرف جاتا ہے تو ماں گلے بھی لگا لیتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو ماؤں سے بھی زیادہ بخشنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

س: آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے سے محبت کو سمجھانے کے لئے کون سی مثال دی ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس محبت کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی۔ بدر کی جنگ میں ایک عورت بغیر کسی خوف کے پھر رہی تھی اور اس پر ایک جوش اور جنون طاری تھا اور کبھی ایک بچے کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کہ اس عورت کا بچہ گم گیا ہے اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے اور ماں کی محبت اس قدر غالب ہے کہ اسے کوئی فکر نہیں کہ یہ میدان جنگ میں ہے اور یہاں ہر طرف تباہی مچی ہوئی ہے۔ وہ عورت اس طرح دیوانہ وار پھرتی رہی۔ جب اسے اپنا بچہ مل گیا اس نے اسے گلے لگایا اپنے ساتھ چمٹایا پیار کیا اور پھر دنیا جہاں سے غافل ہو کر وہیں اسے لے کر بیٹھ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ جب اس کو اپنا بچہ مل گیا ہے تو کس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی یہی مثال اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی ہے بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے جو بندہ اپنے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اس کا ایسا دکھ ہوتا ہے جیسا اس عورت کو اپنے بچے کے کھوئے جانے کا۔ اور پھر جب بندہ توبہ کر کے واپس آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی پہنچتی ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچے کے ملنے سے پہنچی۔

س: حضرت مصلح موعود نے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ستار ہونے کی کیا حکمت فرمائی؟

ج: حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ! اللہ تعالیٰ کی بخشش نہ صرف انسان کے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے بلکہ اس کے گناہوں کو بھول جاتی ہے بلکہ صرف خود نہیں بھول جاتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلوا دیتی ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ کا نام ساتر نہیں بلکہ ستار ہے اور ستار وہ ہوتا ہے جس میں صفت ستر کی تکرار اور شدت پائی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ستار نہ ہوتا تو گناہگار کیلئے جنت میں بھی امن نہ ہوتا۔ وہ ہر شخص کی طرف دیکھتا اور کہتا کہ اس کو میرے گناہ کا علم ہے۔ پس خدا تعالیٰ ستار ہے وہ فرماتا ہے میں نہ صرف لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہوں بلکہ لوگوں کے حافظوں پر بھی تصرف رکھتا ہوں اور دوسروں کو کسی کا گناہ یاد ہی نہیں رہتا جب کسی کی ستاری فرمانا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کو لوگ ہمیشہ سے ہی نیک اور پاک صاف خیال کرتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ ستاری فرما دے۔ پس ہمارا خدا ستار العیوب ہے اور غفار الذنوب بھی خدا ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں بخشنے والا ہے بلکہ ہماری کھوئی ہوئی عزت واپس دینے والا بھی ہے۔

س: حقیقی رنگ میں ہم رمضان المبارک سے کب فیض یاب ہو سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! شیطان ہر کونے پر کھڑا ہمیں اپنے لالچوں میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے لیکن ہم نے اسے مقابلہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ہر حملے سے بچنا ہے اور ناکام کرنا ہے اسے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا ہے۔ تبھی ہم رمضان سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکیں گے۔

س: حضور انور نے افراد جماعت کو دعاؤں پر زور دینے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف کن الفاظ میں توجہ دلائی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میری ترقی اور فتوحات دعاؤں کے ذریعہ سے ہوں گی۔ پس خدا تعالیٰ کے آگے جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور ان دعاؤں کے دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اپنی دعاؤں کو صرف اپنی ذات یا اپنے قریبیوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ یہی کافی نہیں کہ ہم احمدی ہو گئے اور بیعت کر لی بلکہ بہت بڑی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ جماعتی ترقی میں ہم معاون و مددگار بن سکیں۔

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

سیرت حضرت مسیح موعود کے درخشندہ پہلو

جب ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود کی حیات مبارکہ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات ہمارے سامنے بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کی ساری زندگی اطاعت رسول ﷺ میں گزری ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ......

''جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ ہر جگہ اپنی (بیت) میں اکٹھے ہو کر نماز باجماعت پڑھیں جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔'' (ذکر حبیب صفحہ 197)

سیّدنا حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ۔

''میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت کی عادت نہیں ڈالتے مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے ایک دفعہ حضرت صاحب کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے (بیت) نہ جا سکے میں اس وقت بالغ نہیں تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں تاہم میں جمعہ پڑھنے کو (بیت) کو آرہا تھا ایک شخص مجھے اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو شکل اس وقت یاد نہیں رہ سکتی مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش اس کا نام ہے اور اب قادیان میں ہی رہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ واپس آرہے ہیں۔ کیا نماز ہوگئی ہے انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں بیت میں جگہ نہیں تھی میں واپس آ گیا میں بھی یہ جواب سن کر واپس آ گیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ (بیت) میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا تھا کہ میں گیا تو تھا۔ لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا۔ آپ سن کر خاموش ہوگئے لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کا حال پوچھنے کیلئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود نے آپ سے دریافت کی وہ یہی تھی کیا آج لوگ (بیت) میں زیادہ تھے۔ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی......مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا۔ ہاں حضور آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ بہر حال یہ واقعہ ہوا جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو نماز باجماعت کا کس قدر خیال رہتا تھا'' (الحکم 21 جولائی 1943ء)

''حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا کہ ایک دفعہ میں کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ عدالت میں اور مقدمہ ہوتے رہے میں باہر ایک درخت کے نیچے انتظار کرتا رہا۔ چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لئے میں نے وہیں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ مگر نماز کے دوران میں ہی عدالت سے مجھے آوازیں پڑنی شروع ہوگئیں مگر میں نماز پڑھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس عدالت کا بیرہ کھڑا ہے سلام پھیرتے ہی اس نے مجھے کہا مرزا صاحب مبارک ہو آپ مقدمہ جیت گئے ہیں۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل حصہ اوّل صفحہ نمبر 14 روایت نمبر 17)

عشق رسول ﷺ

حضرت مرزا سلطان احمد بیان کرتے ہیں کہ۔

''ایک بات جو میں نے خاص طور پر دیکھی کہ حضرت صاحب (یعنی آنحضرت ﷺ) کے متعلق والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں ذرا سی بھی بات کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان کرتے تھے کہ جب 1907ء میں آریوں نے وچھو والی لاہور میں جلسہ کیا وہ دوسروں کو بھی دعوت دی تو حضرت صاحب نے بھی ایک درخواست پر ایک مضمون لکھ کر حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کی امارت میں اپنی جماعت کے چند آدمیوں کو لاہور شرکت کیلئے بھیجا۔ مگر آریوں نے خلاف وعدہ اپنے مضمون میں آنحضرت ﷺ کے متعلق سخت بدکلامی سے کام لیا۔ اس کی رپورٹ جب حضرت صاحب کو پہنچی تو حضرت صاحب اپنی جماعت پر سخت ناراض ہوئے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس مجلس سے کیوں نہ اٹھ کر آئے۔

عشق قرآن

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

''جس دن شب کو عشاء کے قریب حسین کامی سفیر روم قادیان آیا اس دن نماز مغرب کے بعد حضرت صاحب نماز مغرب کے بعد شاہ نشین پر احباب کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ کو دوران سر کا دورہ شروع ہوا اور آپ شاہ نشین سے اتر کر نیچے لیٹ گئے اور بعض لوگ آپ کو دبانے لگ گئے مگر حضور نے دیر میں سب کو ہٹا دیا۔ جب اکثر دوست وہاں سے رخصت ہوگئے تو آپ نے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ مولوی صاحب مرحوم دیر تک نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سناتے رہے یہاں تک کہ آپ کو افاقہ ہو گیا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم جلد 1 صفحہ 439 روایت نمبر 462)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے بیان کیا کہ۔

''والد صاحب تین کتابیں بہت کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ یعنی قرآن مجید، مثنوی رومی اور دلائل الخیرات اور کچھ نوٹ بھی لیا کرتے تھے اور قرآن شریف بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول جلد 1 صفحہ 199 روایت نمبر 190)

حافظ نور محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

''......حافظ نبی بخش صاحب نے (حضور سے) ہنس کر عرض کیا کہ یہ (یعنی خاکسار) بہت وظیفے پڑھتے رہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور میں تو وظیفہ نہیں کرتا صرف قرآن شریف ہی پڑھتا ہوں۔ آپ مسکرا کر فرمانے لگے کہ تمہاری تو یہ مثال ہے کہ کسی شخص نے کسی کو کہا کہ یہ شخص بہت عمدہ کھانا کھایا کرتا ہے تو اس نے جواب میں کہا کہ میں تو کوئی اعلیٰ کھانا نہیں کھاتا صرف پلاؤ کھایا کرتا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف سے بڑھ کر اور کون سا وظیفہ ہے۔ یہی بڑا اعلیٰ وظیفہ ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم جلد 1 صفحہ 349 روایت نمبر 318)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

عموماً لیکچرار اور مصنفین اپنے مضمون کا مسودہ یا نوشت تیار کرنے سے قبل اس کے متعلق بعض کتب اور رسائل کو پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اس غرض کے لئے ہمیشہ قرآن کریم کو پڑھا کرتے تھے۔ اور دوسری کتابوں کی طرف چنداں متوجہ نہ ہوا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور کی تصانیف میں بکثرت قرآن کریم کے حوالے ہی پائے جاتے ہیں۔ گویا آپ کی تمام تحریریں۔ آپ کا تمام کاروبار قرآن شریف کی تفسیر تھا۔ آپ کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی جس کا اظہار آپ کی نظموں میں بخوبی ہو رہا ہے۔ مثلاً

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

محبت دین اور غیرت دینی

آپ اپنے منظوم کلام میں اپنے دل کی کیفیت کو خدا کے حضور پیش کر کے خدا تعالیٰ سے دعا گو ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

حضرت مسیح موعود کے رفیق مولوی شیر علی کی روایت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

''میرا ایک کلاس فیلو تھا۔ جس کا نام محمد عظیم ہے۔ وہ مجھ سے بیان کرتا ہے میرا بھائی کہا کرتا تھا ایام جوانی میں مرزا صاحب کبھی کبھی امرتسر آتے تھے تو میں ان کو دیکھتا تھا وہ پادریوں کے خلاف بڑا جوش رکھتے تھے اس زمانہ میں عیسائی پادری بازاروں وغیرہ میں عیسائیت کا وعظ کیا کرتے تھے اور (دین) کے خلاف زہر اگلتے تھے۔ مرزا صاحب ان کو دیکھ کر جوش سے بھر جاتے تھے اور ان کا مقابلہ کرتے تھے......''

(سیرت المہدی حصہ اول۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 232، روایت نمبر 254)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سر درد کا دورہ حضرت مسیح موعود کو اس قدر ہوا کہ ہاتھ پیر برف کی مانند سرد ہو گئے۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو نبض بہت کمزور ہو گئی تھی۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ (۔) پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے سے میرے جسم میں گرمائی آجائے گی اور درد موقوف ہو جائے گا میں نے عرض کی حضور اس وقت تو کوئی اعتراض یاد نہیں آتا۔

فرمایا۔ آنحضرت کی نعت میں کچھ اشعار یاد ہوں تو پڑھیں۔ میں نے براہین احمدیہ کی نظم

''اے خدا اے چارۂ آزار''

خوش الحانی سے پڑھنی شروع کی اور آپ کے بدن میں گرمائی آنی شروع ہوگئی۔ پھر آپ لیٹے رہے اور سنتے رہے پھر مجھے ایک اعتراض یاد آ گیا...... جب میں نے یہ اعتراض سنائے تو حضور کو جوش آ گیا اور فوراً آپ بیٹھ گئے اور بڑے زور سے تقریر جواباً کی اور بہت سے لوگ بھی آ گئے اور دورہ ہٹ گیا۔

(سیرت المہدی حصہ چہارم۔ جلد نمبر 2 صفحہ 38، روایت نمبر 1039)

اسی طرح آپ کے ایک اور رفیق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر فرماتے ہیں۔

''ایک ہی چیز ہے جو آپ کو متاثر کرتی ہے۔ اور جنبش میں لاتی ہے اور حد سے زیادہ غصہ دلاتی ہے وہ ہے ''محرمات اللہ اور اہانت شعائر اللہ''

فرمایا! میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے۔''

(حیات احمد جلد اوّل نمبر 2 صفحہ 160,150)

عائلی زندگی

''حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ میں جب پہلے پہل دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا حضرت اقدس گڑ والے چاول بہت پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بڑے شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ سو وہ بالکل راب سی بن گئی جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور

صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرہ کو دیکھا جو کہ رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟

پھر فرمایا نہیں! یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مزاج کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں پھر خوش ہو کر کھائے۔

حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا۔''

(سیرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ نمبر 225،226)

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا اور شکایت ہوئی کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے حضور اس بات سے بہت کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا۔

''ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہیے''

حضور بہت دیر تک معاشرت نسواں کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے اور آخر پر فرمایا۔

میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 307)

عاجزانہ راہیں

حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں کہ۔

''ایک دفعہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ ذرا آگے تھا میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا کیوں کہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔''

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 83)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو آپ کے بڑے بیٹے تھے بیان کرتے ہیں کہ۔

''دادا صاحب ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب کو کرسی دیتے تھے یعنی جب وہ دادا صاحب کے پاس جاتے تھے تو ان کو کرسی پر بٹھاتے لیکن والد صاحب جا کر خود ہی نیچے صف کے اوپر بیٹھ جاتے تھے۔ لیکن دادا صاحب ان کو اوپر بیٹھنے کو کہتے تو والد صاحب کہتے کہ میں اچھا بیٹھا ہوں۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل جلد 1 صفحہ 200 روایت نمبر 192)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا بیان ہے کہ۔

''جب حضرت مسیح موعود مع چند خدام کے باوا صاحب کا چولہ دیکھنے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے تو وہاں ایک بڑ کے درخت کے نیچے کچھ کپڑے بچھا کر جماعت کے لوگ مع حضور کے بیٹھ گئے۔ مولوی محمد احسن صاحب بھی ہمراہ تھے گاؤں کے لوگ حضور کی خبر سن کر وہاں جمع ہونے لگے تو ان میں سے چند آدمی جو پہلے آئے تھے مولوی محمد احسن صاحب کو 'مسیح موعود' خیال کر کے ان کے ساتھ مصافحہ کر کے بیٹھتے گئے تین چار آدمیوں کے مصافحہ کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ ان کو دھوکہ ہوا ہے اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب ہر ایسے شخص کو جو ان کے ساتھ مصافحہ کرتا تھا حضور کی طرف متوجہ کر دیتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم جلد اوّل صفحہ 360 روایت نمبر 401)

''ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود پر بیماری کا دورہ ہوا باوجود یہ کہ گرمی کا موسم تھا۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ اوپر بیت الذکر کی چھت پر نماز مغرب کے لئے تشریف فرما تھے۔ احباب فوری تدابیر میں مصروف ہو گئے۔ پیرا کو بھی خبر ہوئی وہ بھی اس وقت مٹی گارے کا کوئی کام کر رہا تھا۔ پاؤں کیچڑ میں لت پت تھے اسی حالت میں بیت الذکر میں چلا آیا۔ آگے دری تھی اور یہ قدرتی امر تھا کہ اس کی اس حالت سے پاس والوں کے کپڑے اور دری کا فرش خراب ہوتا اس ہیئت کذائی (اسی حال میں) سے وہ آگے بڑھا اور حضرت کو دبانے لگا بعض نے اس کو کہا کہ تو کس طرح آ گیا؟ تیرے پاؤں خراب ہیں مگر اس نے کچھ بھی نہیں سنا اور حضرت کو دبانے لگا حضرت نے فرمایا۔ اس کو کیا خبر ہے؟ جو کرتا ہے کرنے دو کچھ حرج نہیں؟''

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 360)

حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک اور خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہم رکاب ہوتا تھا لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے۔ آپ فرماتے کہ ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہو کہ کیوں شرم آتی ہے۔ (حیات طیبہ صفحہ 15)

وسعت حوصلہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں۔

''ایک دفعہ اتفاق ہوا کہ جن دنوں حضرت صاحب آئینہ کمالات اسلام کا عربی حصہ لکھا کرتے تھے۔ مولوی نور الدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت صاحب نے ایک بڑا دو ورقہ مضمون لکھا اور اس کی فصاحت و بلاغت خداداد پر حضرت مسیح موعود کو بڑا ناز تھا اور وہ فارسی ترجمہ کرنے کے لئے مجھے دینا تھا مگر یاد نہ رہا اور جیب میں رکھ لیا اور باہر سیر کو چل دیئے۔ مولوی صاحب اور جماعت بھی ساتھ تھی۔ واپسی پر ہنوز راستہ ہی میں تھے کہ مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دے دیا کہ وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دے دیں۔ مولوی صاحب کے ہاتھ سے وہ مضمون گر گیا۔ واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب معمولاً اندر چلے گئے۔ میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت صاحب نے مضمون نہیں بھیجا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور ابھی مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے۔ حضرت صاحب کو خبر ہوئی تو معمولی ہشاش بشاش چہرہ تبسم زیر لب تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ'' مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر تگاپو کیوں کیا گیا۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر عطا فرماوے گا''۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 260، روایت نمبر 292)

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

''ایک دفعہ حضرت صاحب بڑی (بیت) میں کوئی لیکچر یا خطبہ دے رہے تھے۔ کہ ایک سکھ بیت میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا۔ اور ایسا شروع ہوا کہ چپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ اگر حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہیں تکہ بوٹی اڑ جاتی۔ مگر آپ سے ڈر کر سب خاموش تھے آخر جب اس کی فحش زبانی حد کو پہنچ گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ دو آدمی اسے نرمی کے ساتھ پکڑ کر (بیت) سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر یہ نہ جاوے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کر دیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سرکار انگریزی کی طرف سے قادیان میں ایک پولیس کا سپاہی رہا کرتا تھا اور ان دنوں حاکم نامی ایک سپاہی ہوتا تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 257، روایت نمبر 286)

حضرت میاں سراج الدین صاحب بیان لکھتے ہیں کہ۔

''سراج الدین لمبے بالوں والا جو سجادہ نشین تھا آیا ہے پہلے تو نرمی سے باتیں پوچھتا رہا۔ پھر گالیاں نکالنی شروع کر دیں ایک گھنٹہ تک برابر گالیاں دیتا رہا آپ سنتے رہے جب وہ گالیاں دے کر تھک گیا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا بس یا کچھ اور بھی''

(الحکم 26 مئی 1935ء صفحہ 6)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود پر بالمشافہ زبانی گندے حملے ہی نہ ہوتے تھے۔ اور آپ کی جان پر اس طرح کے بازاری حملوں پر ہی اکتفا نہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے قتل کے فتوؤں اور منصوبوں پر پھر اس کے لئے کوشش کو ہی کافی نہ سمجھا جاتا تھا۔ اخبارات اور خطوط میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی تھی اور پھر اس پر بس نہیں ایسے خطوط عموماً آپ کو بیرنگ بھیجے جاتے تھے۔ خدا کا برگزیدہ ان خطوط کو ڈاک کا محصول اپنی گرہ سے ادا کر کے لیتا تھا اور جب کھولتا تھا تو ان میں اوّل سے آخر تک گندی اور فحش گالیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آپ ان پر سے گزر جاتے اور ان شریروں اور شوخ چشموں کے لئے دعا کر کے ان کے خطوط ایک تھیلے میں ڈال دیتے تھے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 462)

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی بیان کرتے ہیں۔

''آپ دینی سائل کو خواہ کیسا ہی بے باکی سے بات چیت کرے اور گفتگو بھی آپ کے دعویٰ کے متعلق ہو بڑی نرمی سے جواب دیتے اور تحمل سے کوشش کرتے ہیں کہ آپ کا مطلب سمجھ جائے۔ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا۔ ہماری (بیت الذکر) میں آیا اور حضرت سے آپ کے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے باب کلام وا کیا اور تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا آپ اپنی دعویٰ میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکار بہت دیکھے ہیں اور میں تو ایسے کئی دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا بڑے سکون سے سنا کئے اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر شروع کیا۔ کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقعہ ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم ہو یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موضوع ہو۔ آپ نے سننے کے وقت میں یا خلوت میں کبھی نفرت اور امامت کا اظہار نہیں کیا۔ بسا اوقات بعض سامعین اس دلخراش کلام سے گھبرا کر اٹھ گئے ہیں اور آپس میں نفرین کے طور پر کانا پھوسی کی ہے اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد تو ہر ایک نے اپنے حوصلے اور ارمان بھی نکالے ہیں۔ مگر مظہر خدا حلیم اور شاکر ذات نے کبھی بھی ایسا کوئی اشارہ کنایہ نہیں کیا۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 44 از حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیّدنا حضرت مسیح موعود کے اخلاق کو بھرپور طریق پر اپنانے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے نے اپنے اخلاق کا جو نمونہ ہمارے لئے چھوڑا ہے اگر ہم ان پر عمل کریں گے تو ہم اپنے اس معاشرے کو جنت نظیر معاشرہ بنا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆

محترم ثاقب زیروی صاحب کے چند منتخب اشعار

تو رحیم بھی، تو کریم بھی، تو حلیم بھی، تو بصیر بھی
کسی آئینے میں نہ مل سکی تیری رحمتوں کی نظیر بھی

ہر التجا سے پہلے ہر اک التجا کے بعد
آتا ہے لب پہ نامِ محمدؐ خدا کے بعد

دل کی زباں سے نعت پیمبرؐ سنائیں گے
ہم شب زدوں کو حرفِ منور سنائیں گے

مشعل ایماں نورِ صداقت آپؐ کی صورت، آپؐ کی سیرت
حجت دیں، اتمام نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

مولیٰ درِ تقدیس پہ آئے ہیں سوالی
رحمت کی فقط ایک نظر ان پہ خدارا

کیا ہے عہدِ وفا جب تو کیوں ستم سے ڈریں
کریں گے تازہ بڑی تمکنت سے رسمِ بلالؓ

جو سرورِ کونین سے منسوب نہ ہو گا
وہ خالق کونین کو محبوب نہ ہو گا

دنیا کو نہ محبوب ہوں، نہ مطلوب ہوا ہوں
میں آپؐ کا ہوں آپؐ سے منسوب ہوا ہوں

ثاقب جہاں ملتی ہیں ہر اک دل کو مرادیں
ہم اُس شہِ لولاک کا در ڈھونڈ رہے ہیں

دل میرا کانپتا ہے گناہوں کے خوف سے
اک تیری رحمتوں کا سہارا نظر میں ہے

قلم نعتِ پیمبرؐ میں رواں ہے ایک مدت سے
مرا ذوقِ سخن گوئی جواں ہے ایک مدت سے

وہ جس مقام پہ ہوں گے ترے نقوش قدم
اسی مقام پہ فردوس رنگ و بو ہو گا

لیا جو نام ترا دل میں چاند اتر آیا
یہ تیرا اسم گرامی ہے چاندنی کے لئے

مرے سفینے کو ہے جستجوئے موج رسولؐ
میں قید رہ نہیں سکتا کبھی کناروں میں

کردار کی عظمت کا نگہبان دیا ہے
سرکار ازل نے ہمیں قرآن دیا ہے

ساری بصیرتیں ہیں محمدؐ کے نام سے
دیکھے تو کوئی دل کے دیاروں کی روشنی

شعور دے کے محمدؐ کے آستانے کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا

خود بخود دے گی صدا تم کو کناروں کی ہوا
دل میں موجوں کی تڑپ لے کے مچلتے رہنا

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے ہیں
کبھی لو ذرا سی جو کم ہوئی تو لہو سے ہم نے اُبھار دی

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑ لے ثاقبؔ
دلوں سے عشق محمدؐ نہیں ہے جانے کا

میں فدائے دین ہدیٰ بھی ہوں درِ مصطفیٰؐ کا گدا بھی ہوں
میری فرد جرم میں درج ہو میرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا، ہامانوں کا

نظر نظر میں لئے جان و دل کے نذرانے
طوافِ شمع کو پھر آ گئے ہیں پروانے

دیوانے بھلا کب رُکتے ہیں رستے میں کھڑی دیواروں سے
ہم ہنستے کھیلتے گزریں گے طوفانوں سے منجدھاروں سے

جو گزر گئی ہیں قیامتیں نہ کہیں گے ان کی حکایتیں
کوئی کر لے ظلم کی انتہا نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی

راہگذاروں میں تو ہو سکتی ہے ترمیم مگر
رہرو دیکھنا منزل نہ بدلتے رہنا

(انتخاب از پروفیسر عبدالصمد قریشی)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119605 میں Fadli Rahman

ولد Otule قوم ...... پیشہ ملازمتیں عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lagos ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 36 ہزار Naira ماہوار بصورت Travel A مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fadli Rahman
گواہ شد نمبر 1 Abdul Rahman S/O Bwllo
گواہ شد نمبر 2 Abdul Qahhar S/O Olowohmi

مسل نمبر 00119606 میں Mutu Alao

ولد Shadimu قوم ...... پیشہ اکاونٹنگ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ضلع وملک Logosœ Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15/اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mutu Alao
گواہ شد نمبر 1 Abdul Qahhar S/O Olowohmi
گواہ شد نمبر 2 Hassan S/O Akintola

مسل نمبر 00119607 میں Abdul Hafis

ولد Bello قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ojokoro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 70 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hafis
گواہ شد نمبر 1 Abdul Mujtib S/O Tomori
گواہ شد نمبر 2 Abdul Hafeez S/O Alh Adeagbo

مسل نمبر 119608 میں Mikail

ولد Afolabi قوم ...... پیشہ سرکاری ملازمت عمر 30 سال بیعت 2007 ساکن Ogun State ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 35 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mikail
گواہ شد نمبر 1 Taiwo Rahman S/O Akintunde
گواہ شد نمبر 2 Dawuud S/O Abd. Azeez

مسل نمبر 119609 میں Kamarudeen

ولد Adeyemi قوم ...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 43 سال بیعت 1994ء ساکن Logos ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1.2M ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kamarudeen
گواہ شد نمبر 1 Fadli Rahman S/O Otule
گواہ شد نمبر 2 Abdul Qahhar S/O Olowonm

مسل نمبر 119610 میں Ashiata

زوجہ M.Murada Shutu قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ketu ضلع وملک Logos,Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ Dowry 500 Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ashiata
گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Qahhar S/O Olowohmi
گواہ شد نمبر 2 Jubreel S/O Shittu

مسل نمبر 119611 میں Saeed Ur Rahman

ولد Bai Conteh قوم ...... پیشہ مبلغ، مشنری عمر 24 سال بیعت ...... ساکن ضلع وملک Siterra Leone بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,13,000Leone ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saeed Ur Rahman
گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Kelfala S/O Shekhu Brime
گواہ شد نمبر 2 Ahmad Foday S/O Morsie Foday

مسل نمبر 119612 میں Mohamed V Danda

ولد Vakis Danda قوم ...... پیشہ مبلغ، مشنری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع وملک Siterra Leone بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,13,000Leone ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohamed Danda
گواہ شد نمبر 1 AhmedFoday S/O Morise Foday
گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Kelfala S/O Shekhu Brima

مسل نمبر 119613 میں Mohmmad PEarnist

ولد Peter Earnist قوم ...... پیشہ ملازمتیں عمر 30 سال بیعت 2009ء ساکن ...... ضلع وملک Sierra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3,50.00 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad P Earnist
گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Kelfala S/O Shekhu Brima
گواہ شد نمبر 2 Ahmad Poday S/O Morisa Foday

مسل نمبر 119614 میں Jessue Musa Koroma

ولد Mambu قوم ...... پیشہ تدریس عمر 58 سال بیعت 1972ء ساکن ...... ضلع وملک Taninahun بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3,57,000Leone ماہوار بصورت Teachin مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jessie Musa Koroma
گواہ شد نمبر 1 Bashir Saliho S/O Alhaji Saliho
گواہ شد نمبر 2 Karima Saffa S/O Saffa Kollon

مسل نمبر 119615 میں Isoda Sankoh

زوجہ Sankoh قوم ...... پیشہ ملازمتیں عمر 37 سال بیعت ...... ساکن Nagbenteh ضلع وملک Sierra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 مارچ 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 10 لاکھ Leone اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ Leone ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Isoda Sankoh
گواہ شد نمبر 1 Asif Mahmood S/O Mohammad Sadiq
گواہ شد نمبر 2 Tahir A. Farrukh S/O Sharif Bhatti

مسل نمبر 119616 میں Suliaman Y,Sannoh

ولد Mohammed Yahya قوم ...... پیشہ استاد عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ngiewahun ضلع وملک Tunkia,Sierra Leone بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4,40,000Leone ماہوار بصورت Teachin مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Suliaman Y. Sannoh
گواہ شد نمبر 1 Bockanicss Banyan S/O Alhusine Samoh
گواہ شد نمبر 2 Swaliho Y S/O Suliaman Y Samoh

مسل نمبر 119617 میں Osman A Barie

ولد Abdulai Barie قوم ...... پیشہ مبلغ، مشنری عمر 25 سال بیعت 2008 ساکن Freetown ضلع وملک Sierra Leone بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,13,000Leone ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Osman A Barie
گواہ شد نمبر 1 Asif Mahmood S/O Mohammad Sadiq
گواہ شد نمبر 2 Ibrahim H. Kamara S/O William Famare

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جاسکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کرلیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچاسکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی ازخود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کرلی اور اس کو کسی جگہ پیش کردیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پُر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کرلیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جاسکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کرکے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

اطلاعات و اعلانات

تکمیل قرآن کریم

مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب معلم وقف جدید اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

ماہ جون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام آباد کے تین بچوں ثاقب احمد ایان ابن مکرم محمود احمد ملک صاحب حلقہ G6، قویم احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب حلقہ G7 اور ریحان معظم خان ابن مکرم عبدالمعظم خان صاحب حلقہ G8 نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ تینوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ تمام بچگان قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز اللہ تعالیٰ ہم سب کے علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم فضل اللہ طارق صاحب ترکہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب)

مکرم فضل اللہ طارق صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت 2/0 1 دفتر امانت تحریک جدید میں مبلغ 5,85,056 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرمہ امۃ الجمیل مرزا صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرم مسیح اللہ طارق صاحب (بیٹا)

4۔ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب (بیٹا)

5۔ مکرمہ امۃ المتین باسط صاحبہ (بیٹی)

6۔ مکرم فضل اللہ طارق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب ڈوگر دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار ہائی بلڈ پریشر اور پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 2: خطبات امام سوال و جواب

س: وہ کون سا آلہ کار ہے جن نے دنیا کو فتح کرنا ہے؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جس مقصد کے لئے آئے یقیناً اس مقصد کو پورا ہونا ہے یعنی احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہو کر رہنا ہے۔ اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کا طریقہ سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ اے اللہ ہمارے ہاتھوں سے یعنی ہماری کوششوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں عاجز بھی ہیں کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں پورا تو نہیں کر سکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں لیکن تو بھی اپنے فضل سے انہی مخفی ذرائع کو ظاہر کرا اور ہماری تائید میں لگادے جو تو نے اس مقصد کے پورا کرنے کیلئے مقرر فرمائے ہیں تاکہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔ پس ہماری حیثیت بھی بدر کے ان کنکروں کی سی ہے جنہیں آنحضرت ﷺ نے اپنی مٹھی میں لیا تھا اور کفار کی طرف پھینکا تھا۔ ان کنکروں نے کفار کو اندھا کردیا۔ جو آنحضرت ﷺ نے پھینکے تھے بلکہ ان کنکروں نے کفار کو اندھا نہیں کیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے پھینکے تھے بلکہ ان کنکروں نے اندھا کیا تھا جو آندھی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اڑائے تھے۔ پس وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے دین حق کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہی چیز ہے جس پر ہماری کامیابی مقدر ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کن دعاؤں کے کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے، ایک دوسرے کیلئے، جماعت کی ترقی کیلئے، دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کیلئے، اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کیلئے، دنیا خدا تعالیٰ کو پہچاننے والی بنے، اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے، ہم میں سے ہر ایک دین حق کا سچا خادم بن جائے، دنیا کی خواہشات ہمارے لئے ثانوی حیثیت اختیار کرلیں، اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کردے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کبھی توڑنے والے نہ ہوں، نیکیوں اور بھلائیوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جائے، تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے، ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنادے۔

☆☆☆☆☆

نصرت جہاں کالج بوائز میں داخلہ

نصرت جہاں کالج بوائز دارالنصر غربی ربوہ میں بی اے اور بی ایس سی تھرڈ ایئر میں داخلہ کے خواہشمند کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ادارہ کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہے۔

داخلہ فارم ادارہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ انٹرویو والے دن جمع ہوگا۔

انٹرویو برائے داخلہ مورخہ 12۔اگست کو صبح 9 بجے کالج میں ہوگا۔مضامین اور Cobination ادارہ کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہیں۔

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہوں گی۔

1۔ چھ عدد تازہ تصاویر (x2 ڈیڑھ انچ) کالر والی سفید قمیض میں اور ہلکے نیلے بیک گراؤنڈ میں۔ بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔

2۔ میٹرک کے سرٹیفکیٹ اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ کی چار چار عدد تصدیق شدہ کاپیاں۔

3۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ کی چار چار عدد تصدیق شدہ کاپیاں۔

4۔CNIC کی 4 عدد مصدقہ کاپیاں۔

5۔آغا خان بورڈ اور بیرون پنجاب کے دیگر تعلیمی بورڈز سے انٹرمیڈیٹ کرنے والے طلباء Board Migration Certificate اصل اور ایک عدد تصدیق شدہ کاپی۔

نوٹ: مذکورہ بالا دستاویزات مکمل کرنا ضروری ہیں۔بصورت دیگر فارم جمع نہ ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے کالج ھٰذا کے دفتر سے رابطہ کریں۔یا پھر 6215834 پر فون کر کے پوچھ لیں۔ داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 16۔اگست کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔

کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ 23/اگست 2015ء ہوگی۔

کلاسز مورخہ 23/اگست 2015ء کو صبح 7 بجے شروع ہوں گی۔

(پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

دنیا کا سب سے چھوٹا ایکویریم

روس میں ایک آرٹسٹ نے دنیا کا سب سے چھوٹا ایکویریم بنا کر ریکارڈ قائم کیا ہے اس ایکویریم میں صرف دو چمچ پانی آ سکتا ہے۔اس ایکویریم کی گہرائی 14 ملی میٹر ہے اور یہ آسانی کے ساتھ انسانی ہاتھ کی ہتھیلی پر آ جاتا ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ آرٹسٹ نے اس ایکویریم میں چھوٹے چھوٹے پودوں کے ماڈلز بھی بنائے ہیں۔ایکویریم میں اصلی مچھلیاں اور پتھر بھی موجود ہیں۔

(روزنامہ دنیا 20 مئی 2015ء)

☆......☆......☆

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

ربوہ میں طلوع وغروب 21 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:15

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 جولائی 2015ء

6:25 am	حضور انور سے احباب جماعت کی ملاقات
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:15 pm	گلشن وقف نو
2:10 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء (سندھی ترجمہ)

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10